ای جہان منتظر خوش باش کاندر دستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۶

۲۲ - جمادی الاول ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ جولائی ۱۹۰۷ء

نمبر ۲۷

چہ گویم باتو گر آئی چہ اندر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیر یگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل و خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست

یک قسم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عسہ
معاونین درجہ اول جنکو علاوہ اپنے اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ/
معاونین درجہ دوم جنکو علاوہ اپنے اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ/
عام قیمت پیشگی	ے/
عام قیمت مابعد	للعہ/
قیمت فی پرچہ	۲/

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے بحساب پیشگی لی جاویگی ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی ۔ علیحدہ رسید نہ ہوگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

عراق عرب میں طوفان

حبل المتین کی تازہ اشاعت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عراق عرب میں امسال ایسا سخت طوفان آیا ہے۔ جیسے ثانی طوفان نوح کہنا بے جا نہ ہوگا۔ تقریباً تین مہینے ہوئے۔ کہ دریائے دجلہ وفرات میں اس قدر طغیانی ہوئی۔ کہ پانی زمین کے اوپر بہنے لگا۔ اور بعض جگہ تو پانی ہی پانی ہوگیا۔ یہاں تک کہ پورے بند اس زوردار پانی کے مقابلے کی تاب نہ لا سکے۔ اکثر ٹوٹ گئے اور پانی نے ہر طرف عراق کی پست وادیوں کو بڑے بڑے نالوں کی شکل میں بنا دیا۔ اس پر بھی دجلہ و فرات کے کناروں کا پانی روزمرہ زور پکڑتا گیا۔ حتےٰ کہ عراق کے نالے کثرت آب کے سبب مل کر ایک بڑا دریا بن گئے ہیں چونکہ عراق کے تمام شہر سواحل دجلہ وفرات پر واقع ہیں۔ اکثر باغوں اور کھیتوں میں پانی ہی پانی ہوگیا اور سخت نقصان پہونچا۔ بغداد تک کا یہ حال ہے جیسے ایک مین ود جزیرہ ہوں جن کی نسبت ہر دم اندیشہ ہے کہ اب ڈوبے اب ڈوبے۔ کربلا اور اور شہروں کا بھی یہی نقشہ ہے۔ اب شط فرست کا پانی صحرائے بغداد پر مسلط ہوگیا ہے اور پرانے شہر کے اطراف میں جو دجلہ کے جنوب میں واقع ہے۔ احاطہ کر لیا ہے۔ شب شنبہ ششم ربیع الثانی کو ایک طوفان ہوا اور ایک طوفان عظیم پانی کا آیا۔ اور جو پانی پہلے رکا ہوا تھا۔ اس طوفان نے اور اس پانی نے مل کر شہر کے گرد کے بند کو توڑ ڈالا ہے۔ صدائے نالہ وشیوا بلند ہوئی تقریباً ۸۰۰ گھر غرق ہوگئے اور سب لوگ اندھیری رات میں اپنی تمام اثاث البیت اور متعلقین کو لئے ہوئے اس محلہ سے اس محلہ میں مارے مارے پھرتے تھے۔ اور یہ گریہ وزاری کرتے تھے۔

(آفتاب)

برہمن بیریہ دہیاگنج (شرقی بنگال) کے بعض نشیبی مواضعات میں سخت سیلاب آیا۔ لوگ بھوکے مر رہے ہیں فصلیں تباہ ہوگئیں اور لوگ بیرونی امداد کے لئے درخواست کر رہے ہیں۔

ہفتہ مختتمہ ۱۰ ماہ حال کے اندر کشمیر میں ہیضہ سے ۲۲۹۴ وارداتیں اور ۱۳۱۵ اموات ہوئیں۔ (وکیل)

طوفان:۔ ۱۲ر جون کو شب کے وقت جہلم میں سخت طوفان گرد آیا۔

زلزلہ:۔ ۱۲ر جون کی شب کے پون بجے ڈونگا گلی (کوہ مری) پر سخت جھٹکا زلزلہ کا محسوس ہوا اور کئی سکنڈ تک رہا تمام آدمی گھروں سے باہر نکل آئے۔ (پیسہ)

سخت زلزلہ:۔ جمیکا اور چلی کے شہر والڈیویا میں ۱۳ر ماہ حال کو سخت زلزلہ آیا۔ جمیکا میں فوج مارے خوف کے میدان میں بھاگ کر نکل آئی اس بھاگ دوڑ میں ۵ آدمی مر گئے۔ ۱۱ آدمی مجروح ہوئے۔ والڈیویا میں بکثرت مکانات گر پڑے (سول اینڈ ملٹری نیوز)

فرد جرم لگائی گئی۔ مسٹر بائیڈ صاحب سپشل مجسٹریٹ لاہور کی عدالت سے ۲۴ر جون کو حسب ذیل فرد قرارداد جرم بنام پنڈی داس مالک وایڈیٹر انڈیا اور بنام دینا ناتھ مالک وایڈیٹر ہندوستان لگائی گئی۔ دفعہ ۱۳۱ دفعہ ۱۲۴ (الف) د ۱۳۵۔ پنڈی داس تم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ تم نے ۲۵ر اپریل کے اخبار میں ایک مضمون سرکار کی ہندوستانی افواج کو بہکانے کے لئے لکھا۔ پنڈی داس اقبال جرم نہیں کیا۔

دینا ناتھ نے اس جرم کے شائع کرنے میں مدد دی دفعہ ۱۳۴۔ ۱۳۱۔ ۱۳۵۔ تعزیرات ہند (پیسہ)

صوبہ شرقی بنگال کے ہنگاموں میں مختلف مقامات سے اب تک ۵۵۶ اشخاص کا چالان ہوا ہے ان میں سے ۱۵۴ ثبوت جرم کے بعد سزایاب ہوئے۔ اور ۱۹۰ پر ہنوز مقدمہ چل رہا ہے۔ باقی بے قصور سمجھ کر رہا کئے گئے میمن سنگہ۔ باقر گنج اور ٹپرہ میں تعزیری پولیس بٹھائی گئی ہے اور کئی اور مقامات میں عنقریب بٹھائی جاویگی

اضلاع دہلی۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ لائلپور۔ اٹک راولپنڈی کے بعد اب ضلع امرتسر کا نام بھی ان علاقجات کی فہرست میں شامل کر دیا گیا ہے۔ جہاں بلا پیشتر اطلاع پبلک و پولیٹیکل جلسے کرنے کی ممانعت ہے ضلع امرتسر میں اس امتناعی قانون کا ۱۵ ماہ حال سے نفاذ بھی ہو گیا ہے۔ (وکیل)

پیسہ اخبار "کیا آریہ سماج پولیٹیکل جماعت نہیں" کے عنوان کے نیچے لکھتا ہے کس طرح ممکن ہے۔ کہ اس قسم کی جنگی سپرٹ کی تعلیم کے ساتھ جنگی پالیٹکس موجود نہ ہو کیا لاہور کے کسی اور کالج کے طلباء پر بھی ورزش کے میدان میں اتنی مرتبہ ہمعصر کالجوں کے طلباء سے مارپیٹ کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ جس قدر کہ ڈی۔ اے وی کالج کے طلباء پر لگایا گیا ہے۔ جس قدر آریہ سماج کے اپدیشکوں نے جھگڑے اور فساد کئے اور عدالتوں میں مقدمہ بازیاں ہوئیں کسی اور جماعت کے واعظوں نے بھی کی ہیں۔ بحالیکہ ابھی آریہ سماج والے تعداد میں سب ہمعصر مذاہب سے کم ہیں۔ جس قدر سلسل اخبار اور کتابیں حملوں اور دل آزار باتوں سے پُر چند سال میں انہوں نے چھاپی ہیں۔ کسی اور مذہب نے بھی چھاپی ہیں؟

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح آریہ سماج اپنے اخبارات سے پہچانا جا سکتا ہے۔ گو آریہ لیڈر شاید نہ مانیں۔ لیکن پبلک بخوبی جانتی ہے کہ پنجابی کس جماعت کا اخبار ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اس کے خریداروں اور معاونوں میں پنجاب میں بہت زیادہ آریہ سماج کے ممبر ہیں جن دنوں لاہور آریہ سماج کے لیڈر ٹریبون پر ناراض ہو گئے تھے۔ کیونکہ اس نے آریہ سماج کا غلام بن جانے سے انکار کیا تھا۔ تو بہت سے آریاؤں نے ٹریبون کی خریداری چھوڑ دی تھی۔ یہ واقعات یقیناً ٹریبون اور پنجابی کے دفتروں سے ثابت ہو سکتے ہیں۔ کہ ٹریبون کو جن لوگوں نے اس زمانہ میں چھوڑا تھا یا ٹریبون ان سے کوشش کر کے چھڑایا گیا تھا۔ ان میں آریہ سماج کے ممبر کس قدر تھے اور کہ پنجابی کے خریداروں میں پنجاب میں ممبران آریہ سماج کس قدر ہیں۔ یہ کہدینا تو آسان ہے کہ پنجابی آریہ سماج کا آرگن نہیں اور کہ آریہ سماج کو پنجابی سے کچھ تعلق نہیں۔

پنجاب میں جنگی لٹریچر کی بنیاد کن لوگوں نے رکھی ہے۔

کشمیر ریلوے۔ ایبٹ آباد سے سرحد کشمیر تک سلسلہ ریلوے کی پیمائش کی منظوری آگئی ہے۔ جو تنگ پٹڑی کی ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ سرحد کشمیر سے لے کر بارہ مولا تک سلسلہ ریلوے ریاست کیطرف سے توسیع کیا جاویگا۔

کوڑ بوٹی۔ مندرجہ عنوان بوٹی طاعون کے دفعیہ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ بوٹی دریا کے بیلوں اور تالابوں کی کچھوں میں کثرت سے ہوتی ہے اور چونکہ اس کا ذائقہ نہایت کڑوا ہوتا ہے اس لئے کوڑ بوٹی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے بوٹے کی گندل فٹ ڈیڑہ فٹ تک اونچی ہوتی ہے۔ پتے اس کے کریلا کی طرح ہوتے ہیں مگر ادسے چھوٹے پھول پیلا اور کنگرہ دار ہوتا ہے ایک ایک بوٹے میں سو یا اس سے زیادہ پھول نہیں لگتے۔ جب ماہ کاتک میں گندم بوئی جاتی ہے۔ تو اس کے ساتھ یہ بوٹی بھی خود بخود پیدا ہو جاتی ہے اور گندم کے کاٹے جانے کیوقت یہ بھی خشک ہو کر نابود ہو جاتی ہے۔ (سراج)

درمدحت شان مسیح موعود حضرت اقدس جناب مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اشعار غبار دل

مصدر انوار ہے شمس و قمر / مصدر اسلام ہے تاج گہر
مصدر نعمت ہے وہ دولت نشان / مصدر کیاب ہے گوہر نشان
مصدر چشم بصیرت مرد کہ / مصدر نور تجلی ہے چمک
مصدر پنہاں سے ہے وہ راز خفی / مصدر اسرار ہے وہ منجلی
مصدر فرہاد ہے شیرین زبان / مصدر لیلیٰ ہے وہ مجنون زبان
مصدر صدق و وفا ہے با وفا / مصدر جود و کرم ہے با سخا
مصدر شفقت ہے وہ اہل وفا / مصدر رحمت ہے وہ نور الہدیٰ
مصدر رحمت ہو وہ عالی ہمم / مصدر نعمت ہے وہ والا نعم
مصدر ارکان ہے محکم ستون / مصدر عرفان ہے وہ راہ نمون
مصدر اقطاب تاج اولیا / مصدر اقطاب فخر اولیا
مصدر اوصاف ہے صافی نہاد / مصدر بنیاد ہے صافی نژاد
مصدر باطن ہے وہ نور الہدیٰ / مصدر ظاہر ہے وہ راہ ہدا
مخزن شعرا ہے خود و سے زبان / مخزن شعرا ہے وہ طوس زمان
معدن انصاف عادل نوشیروان / معدن حکمت فلاطون زمان

ہادیٔ اسلام ہے عالی تبار / ہادیٔ دین ہے وہ باعزّ و وقار
مشعل ارکان ہے دار السلام / مشعل دین امامت السلام
السلام اے ماہ رفعت السلام / السلام اے ماہ طلعت السلام
السلام اے ہادیٔ روشن ضمیر / السلام اے بیکسوں کے دستگیر
السلام اے گمرہوں کے رہنما / السلام اے ہادیٔ ہر دو جہان
السلام اے کارساز دردمند / السلام اے چارہ کار دردمند
السلام اے چاکروں کے دین پناہ / السلام اے چاکروں کے بادشاہ
السلام اے عابدوں کے پارسا / السلام اے زاہدوں کے پارسا
السلام اے اولیا کے پیشوا / السلام اے دین احمد پیشوا
السلام اے متقی کے اولیا / السلام اے عالموں کے اصفیا
السلام اے عاجزوں کے دردمند / السلام اے اہل دین کے دردمند

السلام اے فاسقوں کے بیخ کن / السلام اے ظالموں کے بیخ کن
السلام اے کافروں کے بیخ کن / السلام اے مشرکوں کے بیخ کن
السلام اے مولوئے معنوی / السلام اے اصفیا کے متقی
السلام اے دین احمدؐ کے امام / السلام اے شاہ شاہان السلام

آستانہ پر بُلا لیجے مجھے / اپنی رحمت سے نہ خالی رکھئے
آتش دوری جلاتی ہے مجھے / اور تپ ہجران ستاتی ہے مجھے
اے امام وقت تاج اولیا / تیری بیعت کرچکا ہوں ریا

محمد اشرف بیگ زمیندار موضع چندہیری ڈاکخانہ بوڈھانہ ضلع مظفر نگر

خاص شکریہ

لنگر اور مدرسہ کے لئے بھی مشکلات کی وجہ سے یکمشت چندہ کے واسطے تحریک کی گئی تھی۔ بہت سے احباب نے اس پر توجہ فرمائی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ میں ان سب احباب کا نام بنام شکریہ ادا نہیں کر سکتا مگر خاص طور پر قابل ذکر شملہ کی جماعت ہے۔ جن کے سکرٹری بابو برکت علی صاحب نے ایک ایک سو روپیہ لنگر اور مدرسہ کے لئے بھیجا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مدات میں بھی چندہ بھیجا ہے۔ یہ سب چندہ ماہوار چندوں سے الگ ہے۔ ان احباب کی خدمت میں جنہوں نے اب تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ التماس ہے۔ کہ جلدی توجہ فرماویں۔ تاکہ منتظمین کی تشویش رفع ہو۔ چندوں کے لئے بھی سعی کریں۔ کہ وقت پہ پہونچیں۔ والسلام

محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

۷ جون ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وصیت

میں نبی بخش ولد میاں نظام الدین قوم اراعین ساکن مسمی آوان تحصیل لاہور حال لاہور کوچہ ردگراں۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ - چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہوتا ہے۔ لہذا درج نہیں کیا گیا۔

نمبر ۴ - اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد موجودہ جس کی تفصیل یہ ہے۔ ا۔ اراضی زرعی واقعہ مسمی آوان ڈیوالہ متعلقہ چاہ معہ چاہ موسومہ منشی نبی بخش والہ جو منظہر کی سالم اور واحد ملکیت ہے۔ ۲۔ ½ حصہ چاہ معہ اراضی متعلقہ موسومہ چاہ سراج والہ جس کا منظہر مرتہن ہے۔ ۳۔ ½ حصہ چاہ سجادہ والہ معہ اراضی جس کا منظہر مرتہن ہے۔

۴۔ ایک قطعہ حویلی واقعہ آوان ڈھائی مالہ جس میں تین کوٹھی اور ایک دالان معہ زمین سفید و صحن ہے۔ مالیت چارسو روپیہ تخمیناً

۵۔ ایک قطعہ حویلی واقعہ موضع آوان چار مشتمل بر چار کوٹھی یک دالان و یک کنال زمین سفید مالیت چارسو روپیہ تخمیناً

۶۔ ایک قطعہ مکان سہ منزلہ پختہ واقعہ محلہ ردگراں لاہور جو منظہر کے پاس بعوض ساٹھ روپیہ رہن اور جس میں میری سکونت ہے۔

۷۔ بعض رقوم قرضہ ہائے جو مختلف لوگوں سے لینے ہیں جن کے تمسکات وغیرہ میرے گھر میں موجود ہیں۔

۸۔ میری ماہوار آمدنی تنخواہ کی جو سرکار سے پاتا ہوں اس وقت ساٹھ روپیہ ماہوار ہے۔ غرضکہ میری کل جائیداد کی تخمینی مالیت اس وقت مبلغ دس ہزار روپیہ کے قریب ہے جن میں اراضیات زرعی واقعہ موضع آوان یار یعنی یار۔ لکھو ڈھیر مرل واقعہ پرگنہ لاہور بھی شامل ہیں۔ اس تمام اپنی جائیداد کے متعلق میں اس وقت بقائمی ہوش و حواس خود وصیت کرتا ہوں کہ اس کا ⅒ حصہ ان اغراض کی تکمیل کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے اشاعت اسلام وغیرہ کے لئے قائم فرمائی ہیں۔ میرے مرنے کے بعد حضور ممدوح یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیا جاوے۔ البتہ اس قدر لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ چونکہ جائیداد متفرق ہے اس لئے میں یا میرے ورثاء اگر مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد حضور اقدس یا صدر انجمن احمدیہ مذکورۃ الصدر کو ادا کردیں تو پھر اس جائیداد کا ⅒ حصہ وصیت کردہ میری یا میرے ورثاء کی ملکیت ہو جائیگا اور میرے مرنے کے بعد اس صورت میں کامل جائیداد متروکہ میری میرے ورثاء کی ملکیت ہوگی اور میرے پسماندگان اگر ایک ہزار روپیہ نقد انجمن مذکور یا حضرت مسیح موعود کو ادا کردیں تو اس صورت میں بھی جائیداد کامل ان کی ہو جائیگی اور انجمن کے حصہ سے سبکدوش رہیگی۔

میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ کے بعد میری جائیداد میں جو ترقی و تنزل ہوں گے وہ سب اسی وصیت کے زیر اثر ہوں گے یعنی اس سب کا ⅒ حصہ میرے مرنے کے بعد انجمن مذکورۃ الصدر یا حضرت اقدس کا حق ہوگا لہذا یہ وصیت اس وقت بقائمی ہوش و حواس لکھدی تاکہ سند رہے۔ فقط ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۲ ۔ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۴ ۔ جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

آج حسب معمول میں نے حضرت کی خدمت میں تازہ الہامات دریافت کرنے کے واسطے ایک عرضی بھیجی جو بمعہ جواب کے درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ❖ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت اقدس مرشدنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی معہود

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آج انشاء اللہ اخبار کی آخری کاپی لکھی جاوے گی

حضور تازہ الہامات سے مطلع فرماویں ۔

حضور کی جوتیوں کا غلام عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ کئی دن سے حکمت اور مصلحت اللہ سے کوئی الہام نہیں ہوا ۔ چند روز ہوئے ۔ صرف یہ الہام ہوا تھا۔

اریک زلزلۃ الساعۃ

یعنی میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔ والسلام

میرزا غلام احمد

اِنّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ

ہمارے بھائیوں کو خوب معلوم ہے کہ حضور مسیحیت آپ کا یہ الہام مدت سے ہے اس پر بعض مخالفین نے کم فہمی سے اور بعض نے حسب عادت محض لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض کیا ہے ۔ جس کا جواب ریویو آف ریلیجنز کے فاضل ایڈیٹر نے ایسا کافی دیا ہے ۔ کہ اس کے بعد ہمیشہ کے لئے اس اعتراض کا فیصلہ کر دیا گیا ہے ہم ناظرین کے فائدہ کے لئے وہ عبارت درج ذیل کرتے ہیں۔

اس کے شائع ہونے پر بعض مخالفین نے کم فہمی سے اور بعض نے حسب عادت محض لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض کیا ہے ۔ کہ کشتی نوح میں کل من فی الدار سے مراد کل پیرو لئے گئے ہیں اور اس کے ثبوت میں کشتی نوح کے یہ الفاظ پیش کئے ہیں۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا عمل کرتا ہے ۔ وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے ۔ انی احافظ کل من فی الدار ۔ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے ۔ میں اس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے ۔ کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں ۔ میرے روحانی گھر میں داخل ہیں چنانچہ اس عبارت کو نقل کر کے ایک معترض جو جھوٹ کو شیر مادر سمجھتا ہے ۔ لکھتا ہے اس تشریح سے اس الہام کا مطلب صاف کھل گیا کہ مرزا صاحب کا کوئی پیرو طاعون سے نہیں مرے گا۔ افسوس ہے کہ ان لوگوں کی کج دلی یہاں تک بڑھ گئی ہے ۔ کہ راستی اور حق کی مطلق کچھ پروا نہیں کرتے ۔ ہم ایسے شخص کو بجز لعنت اللہ علی الکاذبین کے اور کیا کہیں یہ کہاں سے نتیجہ نکلا کہ کوئی پیرو کبھی نہیں مرے گا پھر جہاں سے اس چالاک معترض نے یہ فقرہ لیا ہے ۔ اس سے پہلے بڑی وضاحت کے ساتھ سب کچھ بیان کیا گیا ہے ۔ دیکھو کشتی نوح کے ابتدا میں ہی حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے ۔ خدا نے چاہا ہے ۔ کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھا دے ۔ سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا ۔ اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے ۔ لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں"

اب اس عبارت سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تین قسم کے لوگوں کے متعلق ہے ۔ اوّل خود مورد وحی علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ دوم جو شخص اس کے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا ۔ سوم ۔ اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقویٰ سے اس میں محو ہو جائیگا تیسری قسم کے لوگوں کے متعلق کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ کی شرط ہے اور پھر تھوڑا آگے چل کر اس کی اور بھی تشریح کی ہے ۔ اور نسبتاً اور مقابلتاً اس سلسلہ پر اس کا خاص فضل رہے گا ۔ گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم میں ہو کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت میں بھی کیس ہو جائے پس کشتی نوح میں دونوں وعدے الگ موجود ہیں ۔ مگر یہ دعویٰ کہیں نہیں کیا گیا کہ جو شخص بیعت کریگا ۔ اس کو طاعون نہیں ہوگی ۔ اس میں شک نہیں کہ الدار کے روحانی معنے بھی ہیں اور جسمانی بھی ۔ مگر روحانی معنوں کے لئے یعنی اس صورت میں جب بیعت کرنے والے اس وعدے میں شامل کئے گئے ہیں تو ان کے ساتھ یہ شرط موجود ہے کہ وہ کامل طور پر تعلیم پر چلنے والے اور کامل پیروی اور اطاعت کرنے والے ہوں اور کھلے الفاظ میں یہ بھی لکھا گیا ہے ۔ کہ ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو

در مدحت شان مسیح موعود حضرت اقدس جناب مہدی معہود
علیہ الصلوٰۃ والسلام

اشعار غبار دل

مصدر انوار ہے شمس و قمر ۔۔ مصدر اسلام ہے تاج گہر
مصدر نعمت ہے وہ دولت نشان ۔۔ مصدر کیاب ہے گوہر فشان
مصدر چشم بصیرت مرد یک ۔۔ مصدر نور تجلی ہے چمک
مصدر پنہاں ہے وہ راز خفی ۔۔ مصدر اسرار ہے وہ منجلی
مصدر فرہاد ہے شیرین زبان ۔۔ مصدر لیلیٰ ہے وہ مجنون زبان
مصدر صدق و وفا ہے با وفا ۔۔ مصدر جود و کرم ہے با سخا
مصدر شفقت ہے وہ اہل وفا ۔۔ مصدر رحمت ہے وہ نور الہدیٰ
مصدر رحمت ہے وہ عالی ہمم ۔۔ مصدر نعمت ہے وہ والا نعم
مصدر ارکان ہے محکم ستون ۔۔ مصدر عرفان ہے وہ راہ نمون
مصدر اقطاب تاج اولیا ۔۔ مصدر اقطاب فخر اولیا
مصدر اوصاف ہے صافی نہاد ۔۔ مصدر ضیا ہے صافی نژاد
مصدر باطن ہے وہ نور الہدیٰ ۔۔ مصدر ظاہر ہے وہ راہ ہدا
مخزن شعرا ہے فردوسے زبان ۔۔ مخزن شعرا ہے وہ طوسی زماں
معدن انصاف عادل نوشیرواں ۔۔ معدن حکمت فلاطون زماں

ہادی اسلام ہے عالی تبار ۔۔ ہادی دین ہے وہ باعزّ و وقار
مشعل ارکان ہے دار السلام ۔۔ مشعل دین امامت السلام
سلام اے ماہ رفعت السلام ۔۔ السلام اے ماہ طلعت السلام
سلام اے ہادی روشن ضمیر ۔۔ السلام اے بیکسوں کے دستگیر
سلام اے گمرہوں کے رہنما ۔۔ السلام اے ہادی ہر دو جہاں
سلام اے کارساز دردمند ۔۔ السلام اے چارہ کار دردمند
سلام اے چاکروں کے دین پناہ ۔۔ السلام اے چاکروں کے بادشاہ
سلام اے عابدوں کے پارسا ۔۔ السلام اے زاہدوں کے پارسا
سلام اے اولیا کے پیشوا ۔۔ السلام اے دین احمد پیشوا
سلام اے متقی کے اولیا ۔۔ السلام اے عالموں کے اصفیا
سلام اے عاجزوں کے دردمند ۔۔ السلام اے اہل دین کے دردمند

سلام اے فاسقوں کے بیخ کن ۔۔ السلام اے ظالموں کے بیخ کن
سلام اے کافروں کے بیخ کن ۔۔ السلام اے مشرکوں کے بیخ کن
سلام اے مولوئے معنوی ۔۔ السلام اے اصفیا کے متقی

آستانہ پر بلا لیجیے مجھے ۔۔ اپنی رحمت سے نہ خالی رکھیے
آتش دوری جلاتی ہے مجھے ۔۔ اور تپ ہجران ستاتی ہے مجھے
اے امام وقت تاج اولیا ۔۔ تیری بیعت کر چکا ہوں بے ریا

محمد اشرف بیگ زمیندار موضع چندہیری ڈاکخانہ بوڈہانہ
ضلع مظفر نگر

خاص شکریہ

لنگر اور مدرسہ کے لئے بھی مشکلات کی وجہ سے یکمشت چندہ کے واسطے تحریک کی گئی تھی۔ بہت سے احباب نے اس پر توجہ فرمائی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ میں ان سب احباب کا نام بنام شکریہ ادا نہیں کر سکتا مگر خاص طور پر قابل ذکر شملہ کی جماعت ہے۔ جن کے سکرٹری بابو برکت علی صاحب نے ایک ایک سو روپیہ لنگر اور مدرسہ کے لئے بھیجا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مدات میں بھی چندہ بھیجا ہے۔ یہ سب چندہ ماہوار چندوں سے الگ ہے۔ ان احباب کی خدمت میں جنھوں نے اب تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ التماس ہے۔ کہ جلدی توجہ فرماویں۔ تاکہ منتظمین کی تشویش رفع ہو۔ چندوں کے لئے بھی سعی کریں۔ کہ وقت پہ پہونچیں۔ والسلام

محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان
۷ جون ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وصیّت

مین نبی بخش ولد میاں نظام الدین قوم اداں ساکن مسمی آوان تحصیل لاہور حال لاہور کوچہ ددگراں۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ۔ چونکہ شرط ۱ و ۱۲ و ۱۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحداً در مطبوعہ فارم پر ہوتا ہے۔ لہذا درج نہیں کیا گیا۔

۱۲۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ کہ میری جائیداد موجودہ جس کی تفصیل یہ ہے۔ اراضی منشی نبی بخش والہ جو منظہر کی سالم اور واحد ملکیت ہے۔

۱/۴ حصہ چاہ معہ اراضی متعلقہ موسومہ چاہ سراج والہ جس کا منظہر مرتہن ہے۔ ۱/۴ حصہ چاہ سجاہد والہ معہ اراضی جس کا منظہر مرتہن ہے۔

۴۔ ایک قطعہ حویلی واقعہ آوان ڈہائی والہ جس مین تین کوٹھی اور ایک دالان معہ زمین سفید و صحن ہے۔ مالیت چار سو روپیہ تخمیناً

۵۔ ایک قطعہ حویلی واقعہ موضع آوان چار مشتمل بر چار کوٹھی یک دالان و یک کنال زمین سفید مالیت چار سو روپیہ تخمیناً

۶۔ ایک قطعہ مکان سہ منزلہ پختہ واقعہ محلہ ددگران لاہور جو منظہر کے پاس بعوض ساٹھ روپیہ رہن اور جس مین میری سکونت ہے۔

۷۔ بعض رقوم قرضہ ہائے جو مختلف لوگون سے لینے ہین جن کے تمسکات وغیرہ میرے گھر مین موجود ہین۔

۸۔ میری ماہوار آمدنی تنخواہ کی جو سرکار سے پاتا ہون اس وقت ساٹھ روپیہ ماہوار ہے۔ غرضکہ میری کل جائیداد کی تخمینی مالیت اس وقت مبلغ دس ہزار روپیہ کے قریب ہے جن مین اراضیات زرعی واقعہ موضع آوان یار۔ بھینی یار۔ لکھو ڈہیر مرل واقعہ پرگنہ لاہور بھی شامل ہین۔ اس تمام اپنی جائیداد کے متعلق مین اس وقت بقائمی ہوش و حواس خود وصیت کرتا ہون کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ ان اغراض کی تکمیل کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اشاعت اسلام وغیرہ کے لئے قائم فرمائی ہین۔ میرے مرنے کے بعد حضور ممدوح یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیا جاوے۔ البتہ اس قدر لکھنا ضروری سمجھتا ہون کہ چونکہ جائیداد متفرق ہے اس لئے مین یا میرے ورثا اگر مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد حضور اقدس یا صدر انجمن احمدیہ مذکورۃ الصدر کو ادا کردین تو پھر اس جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ وصیت کردہ میری یا میرے ورثا کی ملکیت ہو جائیگا اور میرے مرنے کے بعد اس صورت مین کامل جائیداد متروکہ میری میرے ورثا کی ملکیت ہوگی اور میرے پس ماندگان اگر ایک ہزار روپیہ نقد انجمن مذکور یا حضرت مسیح موعود کو ادا کردین تو اس صورت مین بھی جائیداد کامل ان کی ہو جائیگی اور انجمن کے حصہ سے سبکدوش رہیگی۔

مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد میری جائیداد مین جو ترقی و تنزل ہون گے وہ سب اسی وصیت کے زیر اثر ہون گے یعنی اس سب کا ۱/۱۰ حصہ میرے مرنے کے بعد انجمن مذکورۃ الصدر یا حضرت اقدس کا حق ہوگا لہذا یہ وصیت اس وقت بقائمی ہوش و حواس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۲ ۔ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۴ ۔ جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

آج حسب معمول میں نے حضرت کی خدمت میں تازہ الہامات دریافت کرنے کے واسطے ایک عرضی بھیجی جو بمعہ جواب کے درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✤ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت اقدس مرشدنا و ہدینا مسیح موعود و مہدی معہود

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آج انشاء اللہ اخبار کی آخری کاپی لکھی جاویگی حضور تازہ الہامات سے مطلع فرماویں ۔

حضور کی جوتیوں کا غلام عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ کئی دن سے حکمت اور مصلحت اللہ سے کوئی الہام نہیں ہوا ۔ چند روز ہوئے ۔ صرف یہ الہام ہوا تھا۔

اریک زلزلۃ الساعۃ

یعنے میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤنگا جو قیامت کا نمونہ ہوگا ۔ والسلام

میرزا غلام احمد

اِنّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ

ہمارے بھائیوں کو خوب معلوم ہے کہ حضور مسیحیت آب کا یہ الہام مدت سے ہے اس پر بعض مخالفین نے کم فہمی سے اور بعض نے حسب عادت محض لوگوں کو دہوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض کیا ہے ۔ جس کا جواب ریویو آف ریلیجز کے فاضل ایڈیٹر نے ایسا کافی دیا ہے ۔ کہ اس کے بعد ہمیشہ کے لئے اس اعتراض کا فیصلہ کر دیا گیا ہے ہم ناظرین کے فائدہ کے لئے وہ عبارت درج ذیل کرتے ہیں۔

اس کے شائع ہونے پر بعض مخالفین نے کم فہمی سے اور بعض نے حسب عادت محض لوگوں کو دہوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض کیا ہے ۔ کہ کشتی نوح میں کل من فی الدار سے مراد کل پیرو لئے گئے ہیں اور اس کے ثبوت میں کشتی نوح کے یہ الفاظ پیش کئے ہیں یہ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا عمل کرتا ہے ۔ وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جسکی نسبت خدا تعالی کے کلام میں یہ وعدہ ہے ۔ انی احافظ کل من فی الدار ۔ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے ۔ میں اس کو بچاؤں گا ۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئیے ۔ کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں ۔ میرے روحانی گھر میں داخل ہیں چنانچہ اس عبارت کو نقل کر کے ایک معترض جو جھوٹ کو شیر مادر سمجھتا ہے ۔ لکھتا ہے اس تشریح سے اس الہام کا مطلب صاف کھل گیا کہ مرزا صاحب کا کوئی پیرو طاعون سے نہیں مرے گا ۔ افسوس ہے کہ ان لوگوں کی کجدلی یہاں تک بڑھ گئی ہے ۔ کہ راستی اور حق کی مطلق کچھ پروا نہیں کرتے ۔ ہم ایسے شخص کو بجز لعنت اللہ علی الکاذبین کے اور کیا کہیں یہ کہاں سے نتیجہ نکلا کہ کوئی پیرو کبھی نہیں مرے گا پھر چالاکی سے اس چالاک معترض نے یہ فقرہ لیا ہے ۔ اس سے پہلے بڑی وضاحت کے ساتھ سب کچھ بیان کیا گیا ہے ۔ دیکھو کشتی نوح کے ابتدا میں ہی حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام نے لکھا ہے ۔ خدا نے چاہا ہے ۔ کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھا دے ۔ سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا ۔ اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقوے سے تجھ میں محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے ۔ لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں"

اب اس عبارت سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ اللہ تعالی کا وعدہ تین قسم کے لوگوں کے متعلق ہے ۔ اول خود مورد وحی علیہ الصلوۃ والسلام ۔ دوم جو شخص اس کے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا ۔ سوم ۔ اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقوی سے اس میں محو ہو جائیگا تیسری قسم کے لوگوں کے متعلق کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقوی کی شرط ہے اور پھر تھوڑا آگے چل کر اس کی اور بھی تشریح کی ہے ۔ اور نسبتاً اور مقابلتاً اس سلسلہ پر اس کا خاص فضل رہے گا ۔ گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم میں ہو کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت میں بھی کیس ہو جائے پس کشتی نوح میں دونوں وعدے الگ موجود ہیں ۔ مگر یہ دعوی کہیں نہیں کیا گیا کہ جو شخص بعیت کریگا ۔ اس کو طاعون نہیں ہوگی ۔ اس میں شک نہیں کہ الدار کے روحانی معنے بھی ہیں اور جسمانی بھی ۔ مگر روحانی معنوں کے لئے یعنی اس صورت میں جب بیعت کرنے والے اس وعدے میں شامل کئے گئے ہیں تو ان کے ساتھ یہ شرط موجود ہے کہ وہ کامل طور پر تعلیم پر چلنے والے اور کامل پیروی اور اطاعت کرنے والے ہوں اور کھلے الفاظ میں یہ بھی لکھا گیا ہے ۔ کہ ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو

خدا کے علم میں ہو۔ ان میں سے بعض لوگ اس بیماری سے مر بھی جائیں گے۔ پس جہاں تک دار کے جسمانی معنے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے کھلے رنگ میں اس پیشگوئی کو پورا فرمایا اور کوئی شخص نہیں جو کہہ سکتا ہو کہ باوجود قادیان میں کئی دفعہ طاعون کے نمودار ہونے کے اس دار کے رہنے والوں میں سے جو قریب سو کے پہونچ جاتے ہیں ایک شخص بھی مرا۔ باقی رہے دار کے روحانی معنے۔ سو اس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ کہ کون وہ شخص ہے۔ جو اس وعدہ میں آتا ہے ہاں جس رنگ کے معنے لو۔ اسی رنگ میں پیشگوئی پوری ہوئی

وصیت کنندگان سلسلہ عالیہ احمدیہ توجہ فرماوین

(۱) جو بزرگ صاحب زرعی اراضی ہیں اور ان کی جائداد میں کچھ حصہ جائداد منقولہ بھی ہے اور وہ وصیت کرنے کے وقت اپنی کل جائداد کی قیمت لگا کر اس کا کوئی حصہ وصیت میں لکھدیا کرتے ہیں۔ منقولہ جائداد کی بعد از تلاش حالات کے اور یہ بہت کچھ پسماندگان کی امانت اور وفات پر منحصر ہے اور بعض وقت ان کے لئے موجب ابتلا ہو جاتا ہے نیز اگر پسماندگان لالچ میں آکر یہ کہدیں۔ کہ منقولہ جائداد مندرجہ وصیت وصیت کنندہ اپنی ہی زندگی میں ختم کر چکا ہے۔ تو اس کے برخلاف انجمن احمدیہ کے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ اس لئے میری رائے میں آتا ہے۔ کہ اگر ہمارے دوست وصیت کے وقت کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ کی قیمت لگا کر اور وصیت کا حصہ متعین کر کے اسی قیمت کی زمین اپنی جائداد اراضی میں سے انجمن کے لئے مخصوص کر دیں۔ اور نمبرات کی ہی تخصیص کرا کر اس وصیت کا ذکر بصورت داخل خارج کاغذات مال میں کرا دیں۔ تو بہت سا آرام ہو جائے گا۔ اور وصیت میں اراضی زرعی کا لکھدینا صدقات جاریہ میں رہے گا۔

(۲) میں وصیت کے مقابلہ میں ہبہ کو زیادہ پسند کرتا ہوں کیونکہ رواجاً اور قانوناً وصیت کے مقابل ہبہ کی کم قیود ہیں۔

(۳) اگر زرعی پیشہ ممبران سلسلہ عالیہ کے ورثا بازگشت از قسم برادران یا عمزاد یا ان کی اولاد میں سے ہوں۔ تو حتے الوسع اس امر کی کوشش چاہیئے۔ کہ اس قسم کے وارث بازگشت وصیت نامہ یا ہبہ نامہ پر دستخط بطور شہادت کر دیں اور اگر نہ کریں۔ تو خیر امر دیگر ہے۔

۴۔ جن احباب کے ورثا بازگشت سلسلہ کے عناد کے باعث دستخط نہ کریں وہ احباب اگر وصیت کے مقابلہ ہبہ کر کے داخل خارج کرا دیں تو بہت تنازعات آیندہ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور بہت کچھ ان کی زندگی میں بھی ہو جائے گا۔

۵۔ کوئی امر اگر کسی دوست کے خیال میں اشکال طلب ہو تو وصیت کرنے سے پہلے مجھ سے خط و کتابت کر کے وصیت لکھیں کیونکہ وصیت بعض وقت قانونی نقصوں سے خالی نہیں ہوتی۔ اور وصیت کو دیکھ کر بہت سے امور پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کے متعلق ہم کو بہت سی خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔

۶۔ وصیت کنندگان کو حتے الوسع وصیت پر اپنی ورثا مثلاً بیوی لڑکا لڑکی وغیرہ جو بالغ ہوں ان کے دستخط یا نشان انگوٹھا لگا دینا چاہیئے۔

۷۔ وصیت عموماً فارم پر لکھی جانی چاہیئے جو مفت صدر انجمن احمدیہ قادیان سے مل سکتی ہے۔

۸۔ وصیتوں پر حتے الوسع احمدی اور غیر احمدی گواہوں کی شہادت کرانی چاہیئے۔

۹۔ شروع سے لے کر آخیر تک ایک ہی قلم اور سیاہی سے وصیت لکھنی چاہیئے۔

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور
مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان

سراج الاخبار میں خلاف بیانی

ہم نے مطالبہ کیا تھا کہ جلال الدین جس کے نام سے ایک مضمون سراج الاخبار میں چھاپا گیا ہے۔ اس نام کا کوئی لکھا پڑھا آدمی گولیکی میں نہیں۔ اور جب کے سراج میں مان لیا گیا ہے۔ کہ واقعی یہ بات ٹھیک ہے۔ اور مضمون ان پڑھ کے نام سے لکھا گیا ہے۔ ہم انشاء اللہ یہ بھی ثابت کر دیں گے۔ کہ مضمون اس نے خود بھی نہیں لکھوایا۔ بلکہ اسے اس بات کا علم بھی نہیں۔ اب دروغ اور خلاف واقعہ امر لکھدئے گئے ہیں۔ مجھے تعجب ہے۔ کہ ایڈیٹر سراج کیوں اپنے نامہ نگار پر اس قدر اعتبار کر کے اپنے وقار کو گراتا ہے۔

دیکھئے دعویٰ تو یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ زلزال کی تفسیر نہیں سمجھے۔ اب بجائے اس کے کہ یہ الفاظ ہمارے سلسلہ کی کتابوں سے نکالدیتے۔ نکالا تو یہ کہ ہمارے علماء نے جو ظاہری طور پر سورہ زلزال کی یہ تفسیر کی ہے .... یہ سراسر غلط ہے۔ اب یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کہاں ہے؟ بتاؤ؟ اور علماء نے یہ کب ثابت کر دیا ہے۔ کہ واقعی یہی معنے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے خیر ہم ایسے اعتراضات کے جواب ایک علیحدہ مضمون میں دیں گے۔ یہاں صرف اشارۃً بتا دیا جاتا ہے۔ کہ براہین احمدیہ میں خدا فرماتا ہے"۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ سب کلام الٰہی ہے بلکہ یہ کہ اس میں الہام مندرج ہیں اور آپ ہماری کسی کتاب میں نہیں دکھا سکتے۔ کہ آنحضرت صلعم کی وحی غلط نکلی۔ بلکہ یہ ہے کہ انبیاء سے اجتہادی غلطی وحی کے سمجھنے میں ہو جاتی ہے۔ جیسے کہ صلح حدیبیہ کے واقعہ کو ہر ایک مومن تسلیم کرتا ہے۔ خوجیانوالی کا قصہ چھیڑ کر خود ہی یکے از حاضرین مجلس وعظ نے اپنے واعظ کی بدتہذیبی کا ثبوت دیدیا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے۔ ذالک کالنابغ۔ دیکھئے خود ہی مانتا ہے کہ " بادشاہ نوری نے غلام رسول احمدی کو طمانچہ رسید کیا تھا۔ کہ وہ بے ہوش ہو کر آپ پر گرا تھا"۔ کیا اس درندگی کے باوجود بھی کوئی قابل خطاب سمجھا جا سکتا ہے کیا مناظر ایسے ہی ہونے چاہئیں۔ پھر دیکھئے احمدی اخلاق کہ باوجود اس کے کہ خود تمہارے لوگوں ہی نے جلسہ وعظ میں ملامت کی ادھر سے صبر و تحمل سے کام لیا گیا۔ اس پر چالاکی دیکھئے کہ تھانہ میں اطلاع دی احمدی مجھ پر بلوہ کر کے آئے۔ کیا ایسا صریح جھوٹ ان لوگوں کو دل ہی دل میں نادم نہیں کرتا؟ جب کہ یہ سب کو معلوم ہے۔ کہ حاضرین ہزار کے قریب غیر احمدی اور صرف پانچ چھ احمدی تھے۔ اور تمہیں لوگوں کے بار بار اصرار اور زبانی وعدوں سے آئے تھے۔ مگر پھر خلاف وعدہ جو سلوک کیا گیا اس کے خود مقر ہو باقی رہا ایک اور خلاف واقعہ بیان کہ پیشاب نکل گیا۔ اس کے جواب میں میں یہی کہوں گا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین ثم لعنت اللہ علی الکاذبین ثم لعنت اللہ علی الکاذبین۔ ہاں کتاب کا رہ جانا اور اس کو واپس نہ کرنا یہ خود ہی مان لیا اچھا کیا کہ اپنے تقویٰ اور حقوق العباد کی نگہداشت کی گواہی دیدی۔ ایک اور بات سنئے سراج مورخہ ۵ جون میں ایک نظم شائع کی گئی ہے جو ہے میری مگر نام میرا نہیں بلکہ کسی اور کے نام سے منسوب ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وصیت ۴۸

مین مسمات راج بی بی اہلیہ اسماعیل ولد غلام احمد ساکن پنڈال تحصیل و ضلع سیالکوٹ ڈاکخانہ صوم موم کے ہون - بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳ اپریل ۱۹۰۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہون

نوٹ - چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے - اس لئے درج نہین کیا گیا

(۴) میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے - میرے پاس کچھ زیور ہے جو میرے باپ نے مجھ کو بخشش کیا ہوا ہے جس کی قیمت اس وقت ۱۰۰ روپیہ ہے اور کچھ میرے پاس وہ زیور ہے - جو میرے خاوند اسماعیل نے حق مہر مین دیا ہوا ہے - جس کی قیمت اس وقت ۱۰۰ ہے - اور ایک مکان بھی مجھ کو میرے خاوند اسماعیل نے حق مہر مین دیا ہوا ہے - جس کی قیمت اس وقت ۱۰۰ روپیہ ہے - اور یہ مکان موضع پنڈال تحصیل سیالکوٹ مین ہے اور اس کے حدود اربعہ یہ ہین - شمال گلی شارع عام اور دکھن کی طرف سکونتی مکان دت نائی ولد بوٹے کا مکان ہے اور طرف شرق دت نائی کا صحن ہے اور مغرب کی طرف اسی میرے مکان کا صحن ہے یہ تمام میری جائیداد ہے جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے - مبلغ ایک سو روپیہ کی ہوئی - اور اس جائیداد مین میرا کوئی شریک نہین ہے آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے نصف حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہون - کہ میرے مرنے کے بعد نصف حصہ جائیداد کا صدر انجمن احمدیہ کو سپرد کیا جائے - انجمن مذکور کا اختیار ہے - کہ میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جائیداد سے الگ کرکے اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے - تو اس جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس میری نصف جائیداد کی مالک ہے اور میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی - میری اس جائیداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری جائیداد کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے - تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہے -

(۵) مین اقرار کرتی ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائیداد علاوہ جائیداد مذکورہ بالا کے پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد میری اور کوئی جائیداد متروکہ ثابت ہو - تو اس جائیداد کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت مین کیا ہے - مین اپنی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہون گی -

۶ - مین یہ بھی وصیت کرتی ہون - کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت ہی پڑھے - اگر مین قادیان مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکون تو کسی اور جگہ دفن ہون - [illegible] قائم رہے گی - فقط

تاریخ ۳ - اپریل ۱۹۰۷ء

العبد - راج بی بی اہلیہ اسماعیل ساکن پنڈال تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد - اسمٰعیل احمدی خاوند راج بی بی

گواہ شد - کرم داد نمبردار " " "

گواہ شد - غلام حسین ولد غلام احمد سکنہ کوٹلی ہرنرائن تحصیل و ضلع سیالکوٹ -

گواہ شد - غلام احمد احمدی ساکن کوٹلی ہرنرائن تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد - فوجدار نمبردار احمدی سکنہ " " " بقلم خود

گواہ شد - محمد رمضان ولد غلام احمد ساکن پنڈال تحصیل سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وصیت نامہ بہاول شاہ

مین بہاول شاہ ولد شیر محمد قوم سید سبزواری ساکن ککوڑاول تحصیل روپڑ ضلع انبالہ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون -

نوٹ - چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے - اس لئے درج نہین کیا گیا -

۴ - اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون -

اس وقت دو قطعہ اراضی جن مین سے ایک قطعہ تعدادی دو بیگھہ موضع کارخانہ کلان اور دوسرا تعدادی ایک بیگھہ موضع کارخانہ خوردین - اور ایک قطعہ ۱۰ بسوہ اراضی تعدادی دو بیگھہ موضع سیدپور تحصیل روپڑ ضلع انبالہ مین بلا شرکت غیری میرے نام ہے - اور تخمیناً پانچ گھماؤن اراضی ۱۰ بسوہ میرے تیسرے حصہ کی منجملہ پندرہ گھماؤن جس مین میرے دو حقیقی چچا مسمیان ذری زربخش و انور شاہ مجھ برابر شریک ہین یعنے پندرہ گھماؤن مین سے دس گھماؤن ان کے حصہ مین اور پانچ گھماؤن میرے حصہ کی موضع شاہپور سیدان تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر مین بروئے کاغذات سرکاری میرے نام ہے - سوائے اس کے موضع شاہپور مین اور موضع آلووال مین مزارعہ موروثی بیٹھے ہین - جن پر میرا حق مالکانہ بھی ہے - سو مین نے بقائمی ہوش و حواس اپنی کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ سے دسوان حصہ دار الامان قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کے قبرستان مقبرہ بہشتی کے نام وقف کر دیا - تاکہ میرے مرنے کے بعد اس کا ثواب و اجر مجھ کو پہنچتا رہے - انجمن یعنی کارپردازان مقبرہ بہشتی کو اختیار ہوگا - کہ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہو اور میری لکھی ہوئی تعداد سے بموجب کاغذات سرکاری یا زیادتی ہو - کل کے دسوین حصہ پر اپنا قبضہ کرے - کوئی شخص میرے وارثوں سے میری اس وصیت کا مزاحم نہ ہوگا - لہذا بروئے گواہان وصیت ہذا کو تحریر کرکے نام و انگوٹھے گواہان ثبت کرتا ہون تاکہ سند رہے - اور کوئی شخص مزاحم نہ ہو - المرقوم یکم جون ۱۹۰۶ء مطابق ۱۵ - ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ

العبد

بہاول شاہ ولد شیر محمد ساکن ککوڑاول تحصیل روپڑ ضلع انبالہ بقلم خود

گواہ شد

احمد ولد منگتا قوم جٹ سکنہ موضع ککوڑاول احمدی
نشان انگوٹھا

گواہ شد

قادر بخش ولد منگتا قوم جٹ سکنہ موضع ککوڑاول احمدی
نشان انگوٹھا قادر بخش

۱ موضع آلووال شاہپور کی زمین مین آباد ہے - جہان مزارعہ موروثی بیٹھے ہین - اپنی عمر کی نسبت جو پہلے وصیت لکھ چکا ہون - وہی قائم رہے گی -

---

کمیاب ڈائری

احسان فرمایا۔ کہ احسان ایک نہایت عمدہ چیز ہے اس سے انسان اپنے بڑے بڑے مخالفون کو زیر کرلیتا ہے۔ چنانچہ سیالکوٹ مین ایک شخص تھا۔ جو کہ تمام لوگون سے لڑائی رکھتا تھا اور کوئی ایسا آدمی نہ ملتا تھا جس سے اس کی صلح ہو یہان تک کہ اس کے بھائی اور عزیز اقارب بھی اس سے تنگ آچکے تھے اس سے مین نے بعض دفعہ معمولی سا سلوک کیا اور وہ اس کے بدلہ مین کبھی ہم سے برائی سے پیش نہ آتا بلکہ جب ملتا تو بڑے ادب سے گفتگو کرتا۔ اسی طرح ایک عرب ہمارے ہان آیا اور وہ وہابیون کا سخت مخالف تھا۔ یہان تک کہ جب اس کے سامنے وہابیون کا ذکر بھی کیا جاتا تو گالیون پر اتر آتا۔ اس نے یہان آکر بھی سخت گالیان دینی شروع کین اور وہابیون کو برا بھلا کہنے لگا۔ ہمنے اس کی کچھ پرواہ نہ کرکے اس کی خدمت خوب کی۔ اور اچھی طرح سے اس کی دعوت کی۔ اور ایک دن جبکہ وہ غصہ مین بھرا ہوا وہابیون کو خوب گالیان دے رہا تھا۔ کسی شخص نے اس کو کہا کہ جس کے گھر تم مہمان ٹھہرے ہو وہ بھی تو وہابی ہے۔ اسپر وہ خاموش ہوگیا اور اس شخص کا تجھکو وہابی کہنا غلط نہ تھا۔ کیونکہ قرآن شریف کے بعد صحیح احادیث پر عمل کرنا ہی ضروری سمجھتا ہون۔ خیر وہ شخص چند دن کے بعد چلا گیا۔ اس کے بعد ایک دفعہ لاہور مین مجھکو پھر ملا۔ اگرچہ وہ وہابیون کی صورت دیکھنے کا بھی روادار نہ تھا۔ مگر چونکہ اس کی تواضع اچھی طرح سے کی تھی۔ اس سے اس کا وہ تمام جوش و خروش دب گیا اور وہ بڑی مہربانی اور پیار سے مجھکو ملا۔ چنانچہ بڑے اصرار کے ساتھ مجھکو ساتھ لے گیا اور ایک چھوٹی سی مسجد مین جہان کہ وہ امام مقرر ہوا تھا۔ مجھکو بٹھایا۔ اور خود نوکرون کیطرح پنکھا کرنے لگا اور بہت خوشامد کرنے لگا۔ کہ کچھ چار وغیرہ پی کر جاوین۔ پس دیکھو کہ احسان کس قدر دلون کو سحر کر دیتا ہے (احسان کے کرشمہ اگر دنیا مین دیکھے جاوین تو اس قدر ہین۔ کہ ان کو شمار کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ خود نبی کریم اور ان کے اصحابہ رضی کی زندگی پر اگر غور کیا جاوے تو ایسے صدہا واقعات ملین گے۔ کہ انہون نے احسان کے زبردست حربہ سے ایسے دشمنون کو زیر کیا جن کے زیر کرنے کے لئے تلوار کو ایک بہت عرصہ درکار تھا۔ مثلاً فتح مکہ کو ہی دیکھو کہ باوجود اس کے کہ مخالفان اسلام نے نبی کریم اور صحابہ کرام پر سخت سے سخت ظلم کئے تھے۔ ان کو وطن سے بے وطن کیا۔ ان کے رشتہ دارون اور عزیزون کو نہایت بیدردی اور ظلم سے شہید کیا اور جب وہ وطن چھوڑ کر مدینہ مین چلے گئے۔ تو وہان بھی جا پہونچے۔ اور بارہا عرب مسلمانون کو دہوکہ اور فریب سے شہید کیا۔ پھر سب سے بڑھکر ان کے جان و مال سے پیارے دین کو خراب اور تباہ کرنا چاہا۔ مگر پھر بھی جب مکہ فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف کہدیا! کہ لاتثریب علیکم الیوم۔ اور اسی طرح ان لوگون کو بغیر کسی سزا کے بالکل آزاد چھوڑ دیا۔ وہ ریہ ایک ایسا احسان تہا کہ اس کو تمام کفار نے دلی سے محسوس کیا اور انہون نے سمجھ لیا۔ کہ اتنا احسان ایک نبی کے سوا اور کوئی نہین کر سکتا۔ پس وہ ایسے سچے دل سے خدا اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے اور وہ کام جو تلوار سے نا ممکن اور بالکل ناممکن تہا۔ وہ ایک احسان سے دم بھر مین ہوگیا۔ پھر اسی طرح اور بہت سی مثالین ہین۔ جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ کام جو اور کسی طرح نہین ہو سکتے۔ احسان سے ہو جاتے ہین خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ یعنی خدا تعالیٰ محسنون کے اجر ضائع نہین کرتا۔ پس ہر ایک کو چاہئیے کہ محسن بننے کی کوشش کرے تاکہ مشکل اور تکلیف کے اوقات مین خدا اور اس کے بندے اس کے مددگار اور طرفدار ہون پس مبارک ہے وہ جو محسن بنتا ہے۔ ایڈیٹر)

ایک صاحب کی لڑکی بیمار تھی انہون نے اس کی دعا کے لئے تار بھیجا تھا۔ آپنے اس کو پڑھکر فرمایا کہ دیکھو یہ لوگ ہم سے کتنا اخلاص رکھتے ہین۔ جب کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو جھٹ ہماری طرف آتے اور دعا کے خواستگار ہوتے ہین۔ مین دعا کرونگا آگے شفا خدا کے اختیار مین ہے۔ چند دن ہوئے مجھکو الہام ہوا تہا۔ کہ لاہور سے ایک افسوسناک خبر آئی۔ چنانچہ یہ چھپ بھی چکا ہے اور اس الہام کی وجہ سے ہم نے ایک آدمی بھی بھیجکر پچھوایا بھی تہا۔ کہ وہان کے دوستون کا کیا حال ہے مگر کیا معلوم تھا۔ کہ یہ چند دن کے بعد پورا ہوگا۔ (چنانچہ چند روز کے بعد خبر آئی۔ کہ مریض فوت ہوگیا ہے۔ چونکہ وہ ایک معصوم بچہ تہا۔ خدا تعالیٰ نے اس کو بخش ہی دیا ہوگا۔ خدا اس کے والدین کو اس کا نعم البدل عطا فرماوے۔ آمین۔ ایڈیٹر)

لنگر فرمایا۔ آج کل لوگ لنگر کی طرف بہت کم توجہ کرتے ہین اور دوسری مدات کی طرف بہت متوجہ ہین حالانکہ سب سے ضروری مد یہی ہے۔ کیونکہ اس کیوجہ سے بہت سے لوگ علم حاصل کرتے ہین۔ بعض دفعہ کئی کئی دن تک ایک ایک دو دو روپیہ ہی آتے ہین اور خرچ دوسرے دن کا سو روپیہ ہوتا ہے۔ شاید اس کیوجہ یہ ہے۔ کہ دوسری مدات کی تحریکات ہمیشہ ہوتی رہتی ہین اور لنگر کی کوئی تحریک نہین ہوتی (اسجگہ پر یہ مضمون اس لئے درج کیا گیا ہے۔ کہ احمدی جماعت توجہ فرمائے۔ خاص کر احمدی عورتین اس کام مین بہت سست ہین حالانکہ صحابہ کی عورتین دین کی امداد کے لئے ایسی تیار رہتی تہین کہ لڑائی کے وقت ساتھ رہتی تھین اور موقعہ کے وقت خود میدان کارزار مین پہونچکر مریضون کو اٹھا کر لاتین اور مرہم پٹی کرتی تہین اور مالی امداد مین بھی کچھ کم نہ تہین۔ ایڈیٹر)

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
⅓ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
¼ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۳	۱	۲ر

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہئیے۔ پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے۔ تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہئیے اور مینجر کو اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہئیے۔

۵۔ ہر ایک صاحب کو چاہئیے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور ملاحظہ فرما لیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان مین چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احیائے موتیٰ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بعالی جناب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام از خاکسار منشی نبی بخش شلمون جناب مسٹر ہیرس صاحب بہادر ڈویژنل و سرکٹ مجسٹریٹ لاہور عرض ہے کہ یہ عاجز ۱۴ مئی ۱۹۰۷ء کو بعارضہ سخت ترین نمونیہ بیمار ہوا۔ ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء سے اخویم جناب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن کا علاج شروع کیا اور نیز جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب و ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجنان بھی ان کے ساتھ علاج میں شامل رہے۔ یہ صاحبان از حد جانفشانی اور مہربانی سے علاج کرتے رہے خصوصاً ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب نے بروئے اخوۃ ہمدردی میں حد کر دی۔ بیماری یہاں تک بڑھی کہ ظاہراً امید زندگانی یقیناً قطع ہو گئی۔ گھر کے تمام لوگ روتے تھے اور ہمسایہ وغیرہ لوگ کہتے تھے کہ نبی بخش کے بچے یتیم رہ جاویں گے برادرم ڈاکٹر نور محمد مالک ہمدم صحت لاہور جو ہر روز کئی دفعہ خبرگیری کے لئے تشریف لاتے تھے وہ اور ڈاکٹر صاحبان بھی حیران تھے کہ کیا ہو گا۔ بعد مایوسی کے اتفاق رائے یہ ہوا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں دعا کے لئے ہر روز ایک خط لکھا جاوے چنانچہ اس پر عمل شروع ہوا حضور کی طرف سے جواب آگیا کہ دعا کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں ڈاکٹر نور محمد صاحب نے قادیان میں پہنچ کر زبانی بھی خاکسار کے لئے دعا کرنے کے لئے عرض کیا اور حضور سے دعا کرنے کا وعدہ ہوا اور فرمایا کہ دعا کی جاتی ہے اور آئندہ بھی کی جاوے گی۔ یہاں تک کہ میرے کانوں میں آواز آئی کہ مر گیا ہے اور کئی آدمی ماتم پرسی کو بھی آگئے۔ تمام شہر و کچہری میں مشہور ہو گیا کہ منشی نبی بخش مر گیا ہے۔ دراصل میری حالت مردہ کے مشابہ تھی میرا ایمان اور یقین ہے اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ میں مردہ تھا بلکہ لوگ بھی مجھے مردہ سمجھ چکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعا منظور ہوئی اور محمدی مسیح کے ہاتھ پر مردہ زندہ ہونے کا معجزہ ظاہر ہوا جس کے گواہ لاہور کی جماعت کے اکثر آدمی ہیں۔ میں نے سنا تھا کہ مسیح ابن مریم مردہ زندہ کرتے تھے۔ اور اب بچشم خود دیکھ لیا کہ محمدی مسیح کے ہاتھ پر مردہ زندہ ہوتے ہیں۔ مجھے افسوس ہے ان لوگوں پر جو سنی سنائی بات پر یقین رکھتے ہیں اور چشم دید امر کو بہ سبب عناد و تعصب ذاتی کے نہیں مانتے۔ اللہ تعالیٰ اس محمدی مسیح کو ہمارے سروں پر دیر تک قائم رکھے تاکہ سعید لوگ نشانات دیکھ کر فائدہ اٹھاویں

جلائے خوف پر جانا

حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کے شاگردوں میں سے ایک صاحب غلام محمد نام افغان کچھ عرصہ سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ان کے باپ نے ان کو اپنے وطن افغانستان میں واپس بلایا ہے۔ جس پر انہوں نے حضرت کی خدمت میں خط لکھا ان کا خط اور حضرت کا جواب ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج کیا جاتا ہے غلام محمد صاحب کی اصل زبان پشتو ہے اور فارسی بہت کم جانتے ہیں۔ ان کی تحریر بامحاورہ فارسی نہیں۔ تاہم میں اس کو اصل الفاظ میں درج کرتا ہوں۔

بحضور جناب حضرت اقدس رسول اللہ و خلیفۃ اللہ مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امابعد عرض بندہ خاکسار این است کہ از جانب والد صاحب من مکتوب آمدہ است۔ نقلش بر پشت این کاغذ نوشتہ ام لیکن حاصلش این است کہ ضرور بجانہ خود بیاید و اگر نیاید من در روز آخرت از شما بیزار ہستم و دل من از شما آزردہ است۔ و خود من درین امر بسیار عذرہا دارم اول این است کہ از حضور حضرت اقدس من دور مے شوم و این دوری من از قتل و از ہر مصیبت و از ہر خسران زیادہ تر محسوس مے شود۔ دیگر این کہ سبق قرآن شریف ہیچ و انم بعض حاصل کردہ و اکثر ماندہ است و ایضاً کتب ہائے حضرت اقدس مطالعہ مے کنم۔ اندک اندک مطالعہ کردہ ام اکثر ماندہ است و این ہر دو در آن ملک حاصل نمے شود من محروم مے شوم۔ این ہم از قتل بدتر و شدید تر است دیگر اینکہ در ملک من خوف ہلاکت جان ہم است و خوف ہلاکت دین ہم است و ہر دو را من خود بخود محسوس نمودہ ام و تجربہ کردہ ام چنان کہ صاحب نور مرحوم برادر احمد نور بملک خود آمدہ بود پس او سپاہان شدید مقرر شدہ بود لیکن بسبب گریخت کردن نجات یافت والا ہلاک بود۔ و خود من در ملک خود از صاحب نور مرحوم در باب مریدی مسیح موعود در آن ملک در شہرت کم نیستم بلکہ مشہور تر ہستم۔ چراکہ در زمانہ سابقہ ہمراہ شہید عبد الرحمان اینجا آمدہ و در بیعت داخل شدہ بودم و در ملک خود مردمان را حال من خوب معلوم است و ایضاً در حق خود من این تجربہ کردہ ام و محسوس نمودہ ام کہ بعد از شہادت شہید مرحوم مولوی صاحب آن ملک ہمراہ من بسیار نزاع کردند۔ چراکہ در آن ملک مثل روز روشن آشکارہ ہستم کہ این از پیروان و مریدان شہید مرحوم است۔ بسیار محنت ہا و خونہا بسر خود مے برداشتم۔ چراکہ والد صاحب من در آن وقت نیز ہمین گفت کہ اگر شما بیاید من از شما ناراض ہستم۔ از سبب لاچاری کار دین را پوشیدہ مے کردم۔ خوب میدانستم کہ بسیار گنہگار ہستم چراکہ اقوال و افعال من مثل اہل تشیع بود در تقیہ کردن۔ علاوہ براین بعض دشمنان من کہ نہایت شدید تر مخالف اند بحاکمان آن ملک اطلاع کردن کہ این شخص از اتباع آن شخص است کہ خود را مسیح موعود و مہدی مے گوید و از تلمیذان شہید مرحوم است باید کہ محبوس شود و مثل استاد خود برجم شود۔ چراکہ در کفر او ہیچ شک نیست و آنہا این منظور کردہ بودند و نیز مطابق گفتہ آنہا قصد کردہ بود لیکن محض بفضل اللہ تعالیٰ محفوظ شدہ این جا آمدہ ام۔ چراکہ دل خود فتوے داد کہ الحال درین باب ہجرت اطاعت والدین بر من لازم نیست و درین جا قصد محکم کردم کہ واپس نمیروم ہجرت اختیار کردم۔ از خانہ خود و مال و اسباب خود را خالصۃ للہ گذاشتم الحال اگر بروم ہجرت نیز شکستہ مے شود و ایضاً وصیت کردہ ام در باب مقبرہ بہشتی از دفن آن نیز محروم مے شوم۔ چراکہ باز آمدن نمے توانم باین سبب کہ ہر وقت کہ من سے آیم والد صاحب من باز ناراض مے شود حال این است کہ مخالف ہم نیست و بذریعہ کاغذ در بیعت ہم داخل است۔ و برایں اقوال خود۔ مولوی عبد الستار صاحب و سید احمد نور صاحب ہر دو شاہدان دارم۔ الغرض برائے من نہایت ابتلا پیش شدہ است۔ چراکہ من تجربہ کردہ ام کہ در آن وطن دین بر دنیا مقدم نمے شود بلکہ ہرگز محفوظ نمے شود اگر حفاظت دین خود مے کند خود را در معرض ہلاک انداختن در حق خود من یقیناً محسوس مے بینم چراکہ من خود بخود دیدہ و تجربہ کردہ ام و از دیگر طرف حکم اطاعت والدین است۔ اولاً امید دارم کہ حضرت اقدس عام رحمت نمایند کہ از ہر ابتلا و از ہر شر محفوظ شوم دوم درخواست فیصلہ این امر مذکور دارم۔ اگرچہ دل خود فتوے مے دہد کہ من معذور ہستم اطاعت والدین خود بر من لازم نیست لیکن کار دین باریک تر است بغیر از حکم و فیصلہ کردن حضرت اقدس فتوے و فیصلہ منظور و معتبر نیست۔

العارض

خاکسار غلام محمد افغان احمدی از قادیان

نقل مکتوب حضرت اقدس کہ بر پشت مکتوب من نوشتہ بود این است

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکتوب شما بغور خواندم نزدم بحکم آیت کریم لا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ معذور ہستید جان خود

ناحق تلف کردن و ایمان را در معرض خطر انداختن روا نیست۔ نبویسید کہ من از اطاعت شما بیرون نیستم۔ و از دل و جان تا حکم شریعت اطاعت شما مے کنم۔ لیکن چون در آمدن جان خود را در معرض مے بینم۔ ازین وجہ معذورم۔ ازین پیش آنچہ بمولوی عبد اللطیف کردہ اند مخفی نیست و من در آن ملک دریں امر شہرت دارم کہ از جماعت مولوی عبد اللطیف ہستم و در سلسلہ احمدیہ داخلم۔ ہان بہتر است کہ زوجہ من نزد من بیاید ہیچ مانع نیست غرض در رفتن خطر است در آن ملک خوف خدا نیست و مردم وحشی سیرت ہستند۔ والسلام

مرزا غلام احمد

صحیح پتہ

جب دنیا میں گناہ اور نافرمانی زیادہ پھیل گئی تو مہربان باپ نے اپنی قدیم سُنت کے مطابق اپنے وعدہ کو پورا کیا اور ہمارے پاس ایک رسول بھیجا جو بہت سے سچائی کے روشن نشان اپنے ساتھ لایا۔ مگر دنیا نے اسے قبول نہ کیا اور بہت تھوڑی سعید روحوں نے اس کی آواز کو پہچانا۔ تب باپ نے ناراض ہو کر طرح طرح کی بیماریوں طاعون وغیرہ زلازل کے دکھوں سے دنیا کو بیدار کرنا چاہا اور بہت سی نفس پرست روحوں کو . . . . . .

جو اس کے رسول کے کام [illegible] اپنی ہستی کا ثبوت دیا۔ اور اپنے رسول کی سچائی [illegible] عرصہ میں [illegible] اس سال [illegible] بہت کم ہوئی ہے [illegible] سے خراب اور [illegible] قحط [illegible] شایان میں اور روشنیوں کا گھٹا [illegible] ہے۔ اور [illegible] ذخیرہ ہے۔ [illegible] کے باعث [illegible] کی طرف سے [illegible] ہوتی جاتی [illegible] ناراض اور دہرتی ماتا بھی ناراض اور بادشاہ وقت بھی ناراض ہے تمہارے بچاؤ کی اور کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ تم باپ سے صلح کرو اور اپنے گذشتہ گناہوں کی معافی مانگو اور اپنی مادر مہربان کی گود میں شوخی سے نہ کودو۔ بادشاہ وقت کی اطاعت کرو۔ اور اسکے کاروبار مملکت [illegible] . . . میں حد سے زیادہ نکتہ چینی نہ کرو۔ تمہاری صلح کے واسطے ایک ایلچی اس وقت تم میں موجود ہے اس کی آواز پر کان دھرو۔ اور اس کی باتوں پر ٹھٹھا اور مذاق نہ کرو۔ اور آنے والے عذابوں سے ڈرو۔ قحط کا عذاب سب عذابوں سے خطرناک ہے۔ یہ ایلچی تمہارا خیر خواہ ہے اور تمہاری بہتری کے واسطے باپ نے اسے نازل کیا ہے اور یہ بھی وقت پر تمہاری مدد کے واسطے آیا ہے اور اسی طرح اسکا ظہور ہوا ہے۔ جیسے کہ اس سے پہلے ایلچیوں کا ظہور ہوا تھا خوب یاد رکھو کہ اگر یہ ایلچی بھی تم سے تمہاری شوخیوں کی وجہ سے ناراض ہو گیا تو جیسے کہ اس سے پہلے ایلچی ناراض ہوئے تھے تو نتیجہ ظاہر ہے۔ مگر چونکہ یہ ایلچی ایک ایسے ایلچی کا مظہر ہے۔ جس کو باپ نے رحمت للعالمین کے خطاب سے یاد کیا تھا۔ اس واسطے امید نہیں کہ یہ ناراض ہو تاہم تم کو چاہیئے۔ کہ حتے المقدور وہ فعل نہ کرو جو ناراضگی کا باعث ہو یہ ایلچی تم سے وہی چاہتا ہے جو پہلوں نے پچھلوں سے چاہا۔ میں بار بار تم سے یہی کہوں گا کہ کم سے کم ٹھٹھا اور گستاخی نہ کرو اور اس کے نشانوں پر غور کر کے صحیح نتیجہ نکالو۔ فقط

رقیمہ نیاز۔ خاکسار شیخ عطا محمد اوورسیر چھاؤنی انبالہ

اسلام کے نادان دوست

بعض آیات قرآنی واحادیث رسول ربانی کی غلط فہمی سے ہمارے بعض [illegible] نے دشمنان اسلام و مخالفان دین خیر الانام کو جس قدر [illegible] سے جا والزامات ناروا کا موقعہ دیا ہے۔ وہ [illegible] سے مخفی نہیں آجکل ہمارے [illegible] ملاؤں کی تیغ فتوے سے [illegible] طاعون کے بارہ میں دیا۔ [illegible] کے ساتھ قتل کیا جاتا ہے اس کے بیان کرنے کی قلم میں طاقت نہیں جاہل سے جاہل مخالف بھی [illegible] ملاؤں کے علم سے بیزار اور [illegible] دشمن کی آنکھ بھی مسلمانوں کی اس تباہی و بربادی کو دیکھ [illegible] رحم کے بجائے آب خونبار ہے مسلمانان [illegible] ضلع [illegible] کو سب کے امامت پیشہ ملانوں نے یہ حکم سنایا کہ جو مسلمان طاعون زدہ مکانات سے باہر نکلے وہ اسلام سے باہر ہے۔ اپنے آدمی کے مرنے پر کفن دفن میں شریک ہونا شرعاً ناجائز ہے جن لوگوں نے اس حکم کی تعمیل کی اب ان میں سے کچھ قلیل ہی زندہ ہیں سب کنبے کے کنبے اور گھروں کے گھر تباہ ہو گئے اور ہو رہے ہیں تنگ و تاریک کوٹھڑیوں کے بچاؤں اور پاس کے بند مکانات کے اندر چوہوں کے مرنے اور مریضوں کی قے و اسہال سے اسقدر عفونت اور بدبو پھیلی کہ گلیوں سے گذرنا مشکل ہو گیا ان گندے اور عفونت دار مکانوں میں جو طاعون کے زہریلے مواد سے پُر ہیں۔ مسلمانوں کو ہلاک ہوتے دیکھ کر بعض ہندو یہ کہتے ہیں اسلام میں وضو غسل وغیرہ طریق عبادت تو بہت عمدہ ہے۔ مگر طاعون زدہ مکانات میں بیٹھے رہنا۔ مسلمانوں کا یہ فعل بہت ہی قابل نفرت ہے۔ جب تجربہ سے ثابت ہو گیا کہ طاعون ایک متعدی مرض ہے اور بہ نسبت گھروں کے میدان کی ہوا میں اس کا اثر کم ہوتا ہے اور انسان کا دل و دماغ بھی فطرتاً غلاظت و بدبو سے متنفر ہے۔ تو پھر نہیں معلوم مسلمانوں کے پیغمبر نے فطرت انسانی و صحیح تجربے کے برخلاف کیوں تعلیم دی۔ افسوس ہمارے ملاں محض اسقاط و صدقہ خیرات کے لالچ سے کہ باہر نکلنے میں کہیں اموات میں کمی واقعہ نہ ہو۔ قرآنی آیات۔ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکہ اور والرجز فاھجر وغیرہ کی مطلق پرواہ نہیں کرتے اور بطور علاج کے کھلی ہوا میں رہنے کو خلاف توکل و تقدیر کہہ کر ناواقف اور سادہ لوگوں کے زیورات و پارچات بلکہ مال مویشیوں تک اپنی چھو منتر سے لوٹ رہے ہیں۔ چنانچہ [illegible] مرقومۃ الصدر سے سینکڑوں روپے انہوں نے طرح طرح کے مکاید سے وصول کئے۔ کوئی تعویذ گنڈا ستے بیٹ پاتا ہے کوئی [illegible] سے کرتا [illegible] مگر ان کی اپنی جو تجاویز و تدابیر ہیں وہ [illegible] موافق تھا و تقدیر ہیں۔ لیکن کسی دوسرے خیر خواہ کی خیر خواہی ان کے نزدیک کفر و گمراہی ہے۔ عوام کالانعام کو یہ کہہ کر کہ تقدیر میں جو کچھ لکھا ہے ہو کر رہے گا کسی کی حیات مقدرہ سے ایک سانس بھی کم و بیش نہیں ہو سکتا۔ باہر بھی وہی خدا ہے جو گھروں میں ہے۔ تم لوگ شہیدی چھوڑ کر کیوں بھاگتے ہو۔ ایسا دلیر کر دیا کہ یہ لوگ چوہوں کے اٹھانے اور مریضوں کے پاس جانے میں ذرا احتیاط نہیں کرتے۔ راقم نے ایک عورت ساکنہ تترال کو یہ کہتے سنا کہ کل ہمارے گھر سے مردہ چوہے نکلے مگر میرا خاوند مکان کو اس لئے نہیں چھوڑتا کہ شہادت کا درجہ ہاتھ سے جاتا ہے۔ بھلا ان ملاؤں سے کوئی پوچھے۔ کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود وعدہ الٰہی۔ واللہ یعصمک من الناس۔ کیوں مکہ مبارکہ سے بھاگ کر غار میں پناہ لی اور لڑائی میں اپنے ہاتھ مبارک سے خندق کھودی کیا (نعوذ باللہ) انہوں نے مسئلہ تقدیر و توکل کے سمجھنے میں غلطی کھائی۔ اگر قبل از اجل کسی ہلاکت کا اندیشہ نہیں۔ تو حضرت نوحؑ

علیہ السلام کے اس قول کا اطیعون یغفرلکم من ذنوبکم ویوخرکم الی اجل مسمّی کا کیا مطلب ہے ۔ بطور علاج تبدیلی مکان اگر شرک و کفر ہے ۔ تو آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اشخاص کو بوجہ ناموافقت آب وہوا مدینہ طیبہ سے باہر اونٹوں میں رہنے کا حکم فرمایا کیا وہ اس بنا پر تھا ۔ کہ صحراے خدا میں صحت بخشی کی زیادہ قوت تھی ۔ اسلام کے نادان دوستو تمہاری ان غلط فہمیوں سے اسلام ہی بدنام ہوگیا ۔ اگر تم میں خدا ترسی اور حق شناسی کا مادہ ہوتا ۔ تو طاعون کے اصل علاج یعنے مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی شناخت سے محروم رہکر تم کیوں اس مرض سے ہلاک ہوتے اور دوسروں کے لئے موجب ہلاکت پڑتے ۔ میں حیران ہوں ۔ کہ جب بہت سی احادیث صحیحہ اور روایات صریحہ کو محض تعصب مذہبی اور تسلب مشربی کی وجہ سے تم نے پس پشت ڈالدیا ۔ تو حدیث طاعون کے ایک آدہ لفظ کے مرادی معنے لینے میں تمہارا کیا حرج تہا ۔ یعنے حدیث فلیس من عبد یقع الطاعون فیمکث فی بلدہ ۔ واذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض وانتم بھا فلا تخرجوا فرارا منہ ۔ میں وہ قرار اور منہی عنہ ہے ۔ جو دوسری زمین میں ہوتا ۔ کہ اس زمین کے لوگ بھی اس مرض میں مبتلا نہ ہوں ۔ متعدی امراض سے بچنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت تاکید فرمائی ہے ۔ فرّ من المجذوم کما تفرّ من الاسد ۔ اس نقل مکانی کا نام فرار نہیں جو بطور علاج کے اسی زمین میں ایک مکان سے دوسرے مکان یا میدان میں ہو ۔ شہر کی زمین خود شہر میں داخل ہے ۔ قرآن شریف میں ہے سقنٰہ لبلد میّت ۔ والبلد الطیّب یخرج نباتہ باذن ربہ ۔ ظاہر ہے ۔ کہ کھیتی باڑی باہر زمین میں ہوتی ہے نہ گھروں میں ۔ حدیث کا یہ جملہ ۔ واذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ بتا رہا ہے ۔ کہ توکل و تقدیر کا یہ مطلب نہیں جو ان لوگوں نے سمجھ رکھا ہے ۔ ورنہ طاعون زدہ زمین میں جانے سے کیا خوف ہے وہاں بھی خدا اور وہی تقدیر ہے ۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں طاعون سن کر واپسی کا حکم دیا ۔ تو ابو عبیدہ نے یہی تقدیر کا سوال پیش کیا اور کہا افرارا من قدر اللہ ۔ کیا آپ تقدیر سے بھاگتے ہیں تب حضرت عمر نے فرمایا ۔ نفرمن قدر اللہ الی قدر اللہ ۔ یعنی یہ بھاگنا بھی خدا کی تقدیر ہے اور جو کچھ ہوتا ہے تقدیر الٰہی سے ہوتا ہے ۔ الغرض دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو ہلاکت میں سونپنے کا نام شہادت نہیں مثلاً اگر کوئی احمق اس حدیث المبطون شہید والمطعون شہید کو پڑھ کر یا سنکر کروٹن آئیل وغیرہ تیز مسہل کی زیادہ خوراک سے اپنے نفس کو بذریعہ اسہال ہلاک کر دے تو کیا ایسا جاہل عنداللہ شہید کہلا سکتا ہے ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سینکڑوں نام کے مسلمان نماز روزہ سے غافل شرک چوری ۔ زنا ۔ وغیرہ گناہوں کی حالت میں اس عذاب سے مر رہے ہیں ہمارے مولویصاحبان بتاویں کہ آیا یہ سب کے سب ان کے نزدیک زمرۂ شہدا میں داخل ہیں ۔ میرے نزدیک تو ایسے شہید اس پنجابی مثل کے مصداق ہیں ۔ ”راہ جاندا ماریا دم ۔۔۔۔ شہید“ ۔ بیشک طاعون سے فوت ہونیوالا مومن شہید ہے مگر یہ لوگ خصوصاً مسلمانان دولمیال ۔ تترال جو جماعت احمدیہ کے سخت دشمن ہیں یہ تو بوجہ تکذیب و تکفیر مثیل مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے مثیل یہود ہیں نہ مومن ۔ حدیث شریف میں ہے اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بہ احدھما ۔ ومن دعٰی مومناً بکفر فھو کقتلہ ۔ اور یہاں کے لوگ باوجودیکہ ہم خدا ۔ رسول کے قائل ہیں نمازیں پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں پھر بھی کافر ۔ ملعون ۔ مرتد کہتے ہیں ۔ ذرا نہیں ڈرتے ۔ کیا عالم کیا جاہل کیا مرد کیا عورت ہر ایک کا رات دن یہی شغل ہے ۔ مسجدوں ۔ بیٹھکوں ۔ گلیوں جہاں تین چار جمع ہو کر بیٹھتے ہیں وہاں بجز اس کے کوئی ذکر نہیں کہ مرزائیوں نے اسلام بگاڑ دیا قدیمی اماموں کے پیچھے نمازیں پڑھنی چھوڑ دیں ۔

بعض شریر الطبع اور جہ شیلے آدمی تو ہمیں اور ہمارے امام علیہ الصلوۃ والسلام کو نہایت ہی ناپاک اور گندے الفاظ سے یاد کرتے ہیں ۔ کیوں محض اس لئے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کے قائل نہیں نہ انکو انیس سو برس سے بغیر طعام اسی خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر زندہ مانتے ہیں اور نہ انکو خالق طیور اور عالم الغیب جانتے ہیں اور نہ ہی ہمارا یہ عقیدہ ہے ۔ کہ وہی مسیح ناصری آسمان سے نازل ہو کر جناب سید المرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کامل کے بعض احکام منسوخ کردیگا علاوہ اس کے ان کے نزدیک ہمارا یہ قصور بھی ہے ۔ کہ ہم دجال میں خدائی صفات تسلیم نہیں کرتے جیسا کہ انکا اعتقاد ہے کہ وہ اپنی مرضی اور حکم سے جب چاہیگا مینہہ برسائیگا ۔ کھیتی پیدا کرے گا ۔ مردے زندہ کریگا ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ اب ہمکو کافر کہنے والے ذرا اپنے گریبان میں منہہ ڈالکر سوچیں کہ حدیث بالا کی رو سے کون کافر ہے اور کن مظلوم اور مقتول مومنوں کے قصاص میں آسمانی عدالت نے اپنا افواج کو حکم دیا کہ یہودی خصلت ملزمان کو طاعونی صلیب پر لٹکایا جائے جن کی لاشیں سبعہ مختلفہ سے تم لوگ ۔ اے باشندگان دولمیال و تترال تنگ آگئے ۔ رات کے اندھیرن اور طوفانوں بارشوں میں جس تکلیف کے ساتھ اس بوجھ کو تم اپنے کندھوں سے اتار رہے ہو اس حالت کو کبھی پہلے بھی تم نے یا تمہارے باپ دادا نے دیکھا ہے ۔ یہ جو دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے ۔ کیا پہلے ہی سے تم کو اس کی خبر نہیں دیگئی ۔ فصلوں کا گڑے اور کنگی سے ضائع ہو جانا ۔ ہر روز بارش اور آندہی کا آنا ۔ بادلوں کی کڑک اور بجلی کا چلانا ۔ آسمان کا غضبناک ہو کر آگ برسانا ۔ جیٹھ ہاڑ میں سردی کی وہ شدت کہ بغیر لحاف کے گذارہ نہیں کیا اب بھی اے غافلو ۔ ”آسمان ٹوٹ پڑا سارا“ نہیں ۔ سو یاد رکھو بغیر اطاعت امام الوقت کے ان آفات سے کبھی چھٹکارا نہیں ۔ انّ اللہ لا یغیّر ما بقوم حتی یغیّروا ما بانفسھم

بالآخر میں اپنے علاقہ کہوں کے رئیس المکذبین کی چند اشعار میں دعوت کرتا ہوں شاید وہ فتوے کفر سے باز آکر میرے لئے ثواب کا موجب ہو ۔

نظم

میرے بھائی میں گناہی سن گواہی آسمان ۔ روشنائی پر سیاہی آ وکھائی جس نشان

دل سے مانا ہتہ پکہا نا جسنے آنا آگیا ۔ کب بہانہ پیش جانا ہو روانہ قادیان

وہ پیارا سوہنا سارا دین ہمارا جس سنوارا ۔ فرض ہمارا سمجھہ یارا کر نظارہ دلستان

ہندو مارے بھی نصاری مارے سارے کر ذلیل ۔ رب اتارے دن میں تارے آگ انگارے برملا

ساتھ ڈولی جو کہ ہولی سمجھے کوئی کر خیال ۔ حق نیکولی راستگوئی پیشگوئی ہو عیاں

جیوسامی لیکھرامی خود ناکامی میں گئے ۔ چھوڑ خامی ویدسامی کر جدامی ہندواں

سوم اول دوم اچھیر سوم ان کے رشتہ دار ۔ اوم والے ہوم گالے موم واگر بدزباں

خود قصوری ہو قصوری بات پوری کر گیا ۔ اس کا پدری پھر لاہوری دعوی طوری ہر کہاں

جموں والا جو منہہ کالا طوق ذلت گل میں ڈالا ۔ لڑکا بالا بھی سنبھالا قہر بالا ناگہاں

وہ لودہانی کرنا دانی جس نشانی طلب کی ۔ غم حیرانی میں وہانی عمر فانی رائگان

جب چھپائی تہی گواہی ڈپٹی آتہم پھر نہ پائی ۔ کچھہ نہ آئی کام تنہائی اس خدائی ناتواں

دولمیالی ہاتھہ خالی غیر حالی میں مرا ۔ دے پیالی رحیز والی جس نکالی ملک جاں

رعب سایہ ہر جا چھایا دین غالب کر دکھایا ۔ جس بلایا دے گرایا ایسا آیا پہلواں

قادیانی آسمانی ان کو بانی اے عزیز ۔ فانی کیڑے جاتی ان کے جانی دشمن بے نشاں

کرداد احمدی از دولمیال ضلع جہلم

رسید زر

۲۱ جون ۱۹۰۷ء

عـ۱ حسن الدین صاحب ــــ ے

۲۲ جون ۱۹۰۷ء

عـ۱۶۵۴ ۔ نظام الدین صاحب ے

عـ۱۶۶۴ ۔ امیر الدین صاحب ے

عـ۱۶۴۴ ۔ محمد ارورا صاحب عـا

۲۳ جون ۱۹۰۷ء

عـ۱۶۳۴ ۔ مستری قطب الدین صاحب عـہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

رحمت اللہ ۔ گنھالیاں پسرور سیالکوٹ

سلطان بی بی ،، ،، ،،

حکم الدین ،، ،، ،،

ساون ،، ،، ،،

شکر اللہ ،، ،، ،،

محمد علی ،، ،، ،،

احمد علی ،، ،، ،،

غلام علی ،، ،، ،،

محمد خورشید عالم ،، ،، ،،

مسمات راج بی بی ،، ،، ،،

مسمات حسن بی بی ،، ،، ،،

رسول بی بی ،، ،، ،،

رسول بی بی اہلیہ غلام علی ،، ،،

برکت بی بی ،، ،،

مسمات ریشم بی بی ،، ،،

طالع بی بی ،، ،،

رابعہ بی بی ،، ،،

فضل الدین ،، ،،

نظام الدین ،، ،،

فقیر ،، ،،

جیوان ،، ،،

سلطان اہلیہ ،، ،،

عمر الدین ،، ،،

خیر الدین ،، ،،

کرم الدین صاحب پوہلہ گلہ مہاران سیالکوٹ

مستری علم دین صاحب الوالی گکھڑ گوجرانوالہ

عبد الرحیم ولد شیخ عبد الکریم صاحب وزیر آباد

لدھا ۔ غلام محمد زرگر جموں

بقا محمد صاحب مدرس بوچھال کلاں ضلع جہلم

فرید بخش ۔ میاں وال

فتح الدین والد نبی بخش

خلاصی ملازم ناگدا متھرا ریلوے

یار محمد کریام

عزیز الدین صاحب گرداور

بھونہ فتح آباد ۔ حصار

رحمت خان گوئیکی گوجرات

والدہ احمد الدین صاحب کہاریاں

حیدر خلاصی ملازم ناگدا متھرا ریلوے

اسمٰعیل صاحب پٹواری کلاس والہ

پسرور سیالکوٹ

محمد خاں ۔ دوہیکے کلاں گجرات

حاکم پیر بخش ،، ،،

امیر بخش ،، ،، ،،

جلال الدین صاحب تالون گو

گھمن کلاں ۔ تحصیل و ضلع گورداسپور

زینب ۔ عباس پور لائل پور

اہلیہ نیاز محمد ،، ،،

محمد ،، ،,

احمد ،، ،،

حاکم ۔ گنھالیاں پسرور سیالکوٹ

حاکم بی بی ،، ،، ،،

نور بھری ،، ،، ،،

محمد علی ،، ،، ،،

اللہ دتا ،، ،، ،،

فتحدین ،، ،، ،،

عبد اللہ کشمیری پوہلہ گلہ مہاران

رعیتہ ۔ سیالکوٹ

اللہ دتہ تحت ہزارہ بھیرہ

چودہری حسین بخش صاحب

مہمووال جونیڈہ سیالکوٹ

شیخ محمد امین صاحب بھیرہ

شاہ پور

ثناء اللہ صاحب کالاخطائی

رعیتہ ۔ سیالکوٹ

امیر الدین صاحب سب انسپکٹر

تونسہ ۔ ڈیرہ غازی خان

سلطان خان نمبر ۵۰۰

پولیس کنسٹبل ہانگ کانگ چین

احمد دین خانساماں شفاخانہ

زنانہ بھیرہ

چراغ الدین ولد الٰہی بخش

صاحب سکھوان ۔ گورداسپور

عبد السبحان ولد سون

سکھوان گورداسپور

خیر الدین ولد نظام الدین

صاحب تلونڈی گورداسپور

نور احمد ولد شرف الدین

سوہنی گنھالیاں پسرور سیالکوٹ

امام الدین ولد عیسیٰ سوہنی

گنھالیاں پسرور سیالکوٹ

صاحبداد ولد قطب الدین

صاحب ماجرا ضلع گوجرات

عبد اللہ ولد رحمت اللہ

صاحب طالب علم تعلیم الاسلام

قادیان

صوفی کریم ولد بلند کشمیری

معرفت میاں احمد دین

صاحب محرر ڈسٹرکٹ بورڈ

کوہاٹ

ظفر اللہ خان صاحب ولد

عبد اللہ خان صاحب،

بہلول پور ۔ لائل پور

رانی ماں بی بی بہلول پور

لائل پور ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مزید رعایت

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ براہین احمدیہ کی مجلدات دوبارہ لکھوائی گئی ہیں اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشنویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اس کی اصل قیمت بغیر جلد [illegible] اور مجلد [illegible] بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدرسین اس کی قیمت میں ایک خاص رعایت کی گئی تھی یعنی قیمت نصف کر دی گئی تھی یعنی بلا جلد براہین احمدیہ کی قیمت [illegible] اور مجلد [illegible] رعایت [illegible] جون تک تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار [illegible] اس لئے [illegible] تک [illegible] درخواستیں آئیں [illegible]

[illegible]

ناظم بدر ایجنسی قادیان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے خرید فرماویں

غیر معمولی رعایت

بموقعہ ۳۱ جولائی تک

براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت میں ۳۱ جولائی تک رعایت کی گئی ہے اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت ۴/ مجلد ۵/ ۔ درثمین مجلد ۸/ غیر مجلد ۴/ ہو سکے گی

احباب وقت کو ہاتھ سے نہ دیں

نور الدین | مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ [illegible] ترک اسلام کا جواب ہے اس میں بہت سے [illegible] پر سیر کن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت [illegible]

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمہ مسیحی ۳ر ۔ لغات القرآن ہر دو حصہ ایک روپیہ [illegible])

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کریں تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا ۔ عیسائی پادری ہر ایک سال میں لاکھوں ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس ہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں ۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں ۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے ۔ ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے ۔ کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے ۔ والسلام ۔

میرزا غلام احمد

سر الشہادتین | مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گران نہیں قیمت ۱ر

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمعیل صاحب دہلوی ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں ۔ قیمت ۱ر

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبداللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس میں حضرت امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے ۔ قابل دید ہے قیمت ۸ر

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب ۔ مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمعیل صاحب دہلوی ۔ [illegible] ایک مخالف کی کتاب کا جواب ہے ۔ قیمت ۲ر

[illegible] | مصنفہ منشی محمد اسمعیل صاحب [illegible] ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے مذکور ہیں ۔ قیمت [illegible]

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] ہیں ۔ قیمت ۲ر

القول النعیم | اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں ۔ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ۱ر

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ۱ر

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر قیمت ۱ر

انڈو ڈکشنری ۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید قیمت ۱ر

کلمن احمدی ۔ الاداد والے ۔ قیمت ۱ر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان ! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ہے ۔ چھپ کر طیار ہو گیا ہے امید کہ قدر دان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں ۔ کل ترجمہ موصوف الصدر نے اس عاجز کو دیا ہے ۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے التماس ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کیلئے دعا فرماویں ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴ر ۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

المشتہر ۔ عاجز شیخ عبدالرشید ۔ مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے ۔ اور ان کو ایک ضرورت شرعی بغرض حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کریں اور حضور کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار [illegible] لڑکی کی تلاش کی جائے حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ [illegible] اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئے [illegible] آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔

۵ ۔ مدد خان ملازم [illegible] صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے ۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ مدد خان [illegible] اور جوان ہیں ۔ خط و کتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر) ہو ۔

۶ ۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۴ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں ۔ اور اب کچھ عرصے سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں ۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں ۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں ۔

یاد رہے

کہ براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۰۷ء ہے

وقت کو غنیمت سمجھیں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کے لئے چھپا گیا ۔